گورنر کوفہ ابن زیاد کی دھمکیوں سے شیعوں نے امام حسین کی بیعت توڑ دی

مقتل ابی مخنف:۔

ثُمَّ نَزَلَ عَنِ الْمِنْبَرِ وَ اَمَرَ مُنَادِيَهُ يُنَادِيْ فِيْ قَبَائِلِ الْعَرَبِ اَنِ اثْبُتُوْا عَلٰى بَيْعَةِ يَزِيْدَ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَبْعَثَ اِلَيْكُمْ مِنَ الشَّامِ رِجَالًا يَقْتُلُوْنَ رِجَالَكُمْ وَ يَسْبُوْنَ حَرِيْمَكُمْ قَالَ اَبُوْ مَخْنَفٍ فَلَمَّا سَمِعَ اَهْلُ الْكُوْفَةِ جَعَلَ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ وَ يَقُوْلُوْنَ مَا لَنَا وَ الدُّخُوْلِ بَيْنَ السَّلَاطِيْنِ وَ نَقَضُوْا بَيْعَتَ الْحُسَيْنِ وَ بَايَعُوْا يَزِيْدَ قَالَ اَبُوْ مَخْنَفٍ وَ كَانَ مُسْلِمٌ قَدْ اَصْبَحَ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مَوْعُوْفًا فَلَمْ يَخْرُجْ لِلصَّلٰوةِ فَلَمَّا كَانَ وَقْتُ الظُّهْرِ خَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ فَاَذَّنَ وَ اَقَامَ وَ صَلّٰى وَحْدَهٗ وَلَمْ يُصَلِّ مَعَهٗ اَحَدٌ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اِذْ هُوَ بِغُلَامٍ فَقَالَ لَهٗ يَا غُلَامُ مَا فَعَلَ اَهْلُ الْمِصْرِ فَقَالَ يَا سَيِّدِيْ اِنَّهُمْ نَقَضُوْا بَيْعَةَ الْحُسَيْنِ وَ بَايَعُوْا يَزِيْدَ۔

(مقتل ابی مخنف ص ۲۵-۲۶ طبع قدیم فی ذهاب ابن زیاد من البصرة للکوفة۔)

ترجمہ:-

ابن زیاد خطبہ دے کر جب منبر سے اترا۔ اور منادی کرنے والے کو قبائل عرب میں منادی کرنے کو کہا۔ کہ "یزید کی بیعت پر پختہ رہو۔ ایسا نہ ہو۔ کہ وہ شام سے تمہاری خاطر کچھ لشکر بھیجے۔ پھر وہ تمہارے مردوں کو قتل کر دیں۔ اور تمہارے آزاد عورتوں کو قیدی بنالیں۔" ابو مخنف کہتا ہے۔ جب کوفیوں نے یہ سنا۔ تو ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔ اور کہنے لگے۔ ہمیں حکمرانوں کے درمیان مداخلت نہیں کرنی چاہیے۔ انہوں نے امام حسین کی بیعت توڑ دی اور یزید کی بیعت کرلی۔ ابو مخنف کہتا ہے۔ اس دن امام مسلم نے پریشانی میں صبح کی نماز صبح پڑھنے کے لیے مسجد بھی نہ گئے۔ ظہر کے وقت مسجد میں جاکر اذان اور اقامت کہی۔ اور تنہا نماز پڑھی۔ کوئی بھی نمازی آیا۔ نماز سے فارغ ہوتے ہی ایک غلام سے ملاقات ہوئی۔ پوچھا۔ اے غلام! شہر والوں نے کیا کیا؟ غلام نے کہا۔ میرے مولا! ان کوفیوں نے امام حسین کی بیعت توڑ کر یزید کی بیعت کرلی ہے۔

حاصل کلام:-

ابن زیاد کی دھمکی ایسی کارگر ہوئی۔ کہ وہ کوفی شیعہ جو ایک وقت امام حسین کے لیے مرنے مارنے پر بیعت کر رہے تھے۔ اور جوان کا پیغام سن کر روتے روتے چپ نہ کرتے تھے۔ جنہوں نے قسمیں کھائی تھیں۔ کہ ہم نہیں پھریں گے۔ صرف ایک ہی دن میں بات یہاں تک پہنچ گئی۔ کہ مسلم بن عقیل خود ہی اذان واقامت اور اکیلے ہی نماز پڑھ رہے ہیں۔ انہوں نے مارے ڈر کے ایسا "تقیہ" کیا۔ کہ بے شمار وعدے کرنے کے باوجود امام حسین کی بیعت توڑ دی۔ اور یزید کی بیعت کرلی ہے۔ ادھر حالات نے یوں پلٹا

کھایا۔ اُدھر امام حسین رضی اللہ عنہ مسلم بن عقیل کا پیغام سن کر کوفہ روانہ ہونے کی تیاری میں مصروف ہیں۔ اپنے بیگانے آ جا رہے ہیں۔ اور ہر قسم کی گفتگو ہو رہی ہے۔ آیئے کچھ اس کی جھلک بھی دیکھیں۔

صحابہ کرام نے امام حسین رضی اللہ عنہ کو کوفیوں کی سابقہ غداریاں یاد دلائیں اور بہت روکا مگر آپ نے شیعوں کے خطوط پر اعتماد کیا اور روانہ ہوئے۔

مقتل ابی مخنف:۔

فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَنَفِيَّةِ نَاشَدْتُكَ اللّٰهَ يَا اَخِيْ اَنْ لَّا تَسِيْرَ اِلٰى قَوْمٍ قَتَلُوْا اَبَاكَ وَغَدَرُوْا بِاَخِيْكَ فَاَقِمْ عِنْدَ حَرَمِ جَدِّكَ وَاِلَّا فَارْجِعْ اِلٰى حَرَمِ اللّٰهِ فَاِنَّ لَكَ فِيْهِ اَعْوَانًا كَثِيْرَةً فَقَالَ لَهٗ لَابُدَّ مِنَ الْمَسِيْرِ اِلَى الْعِرَاقِ .... فَقَالَ لَهٗ ابْنُ عَبَّاسٍ يَا بْنَ الْعَمِّ قَدْ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ يُرِيْدُ الْعِرَاقَ فَقَالَ لَهُ الْحُسَيْنُ قَدْ اَجْمَعَ رَاْيِيْ عَلَى الْمَسِيْرِ فَقَالَ يَا بْنَ الْعَمِّ تَسِيْرُ اِلٰى قَوْمٍ قَتَلُوْا اَبَاكَ وَغَدَرُوْا بِاَخِيْكَ فَلَسْتُ اٰمَنُ عَلَيْكَ اَنْ يَّغُرُّوْكَ فَاَنْشُدُكَ اللّٰهَ اَنْ لَّا تَخْرُجَ فَاَبٰى

اَلْحُسَيْنُ وَ دَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ فَحَدَّثَهُ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ لَسْتُ اَدْرِيْ لِاَيِّ حَالٍ تَرَكْنَا هٰذَا الْاَمْرَ يَتَوَلَّاهُ غَيْرُنَا فَقَالَ الْحُسَيْنُ قَدْ كَتَبَ اِلَيَّ شِيْعَتِيْ وَاَشْرَافُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ بِالْقُدُوْمِ۔

(مقتل ابی مخنف ص ۴۰ / مسیر الحسین الی العراق طبع قدیم نجف اشرف)

ترجمہ:-

امام حسین سے محمد بن حنفیہ نے کہا۔ آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں۔ آپ ایسی قوم کے پاس نہ جایئے۔ جس نے آپ کے والد کو قتل کیا۔ اور آپ کے بھائی سے غداری کی۔ آپ اپنے نانا جان کے حرم مدینہ منورہ میں ٹھہر جائیں۔ ورنہ مکہ تشریف لے جائیں۔ کیونکہ وہاں آپ کے بہت سے معاونین ہیں۔ یہ سن کر امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ مجھے اعراق جانا ہی ہے.......

پھر امام حسین کو ابن عباس نے کہا۔ اے میرے چچا کے بیٹے۔ مجھے پتہ چلا ہے۔ کہ آپ عراق جانے کی تیاری میں ہے۔ امام حسین نے کہا۔ میری رائے اسی پر ہی ہے۔ کہ میں وہاں جاؤں۔ تو ابن عباس نے عرض کی۔ ایسی قوم کے پاس جانا چاہتے ہو۔ جس نے تمہارے والد مکرم کو شہید کیا۔ اور تمہارے بھائی سے دھوکہ کیا۔ مجھے آپ کے بارے میں خطرہ ہے۔ کہ وہ آپ کو بھی دھوکہ دیں گے۔ تو تمہیں اللہ کی قسم دلاتا ہوں۔ وہاں نہ جایئے۔ امام حسین سے ملنے عبداللہ بن زبیر آئے۔ کچھ باتیں کیں۔ پھر کہا۔ مجھے معلوم نہیں۔ کہ ہم نے کس حال

میں اس معاملہ کو چھوڑتا۔ اور اغیار اس پر قبضہ کر بیٹھے۔ امام حسین نے کہا مجھے
میرے شیعوں اور کوفہ کے کرتے دھرتے لوگوں نے وہاں آنے کو کہا ہے
لہذا میں جاؤں گا۔

ذبح عظیم:-

عبداللہ بن عمر مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ میں بقصد حج آئے ہوئے تھے۔ سب سے پہلے
عبداللہ بن عمر اور امام حسین علیہ السلام کے درمیان جو گفتگو واقع ہوئی۔ ہم وہ بیان کرتے ہیں۔
عبداللہ بن عمر جناب امام حسین علیہ السلام کا قصد مصمم دیکھ کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے
اور کہنے لگے۔ کہ آپ کو معلوم ہے۔ کہ کوفہ والے آپ کے خاندان کے کیسے دشمن ہیں۔ آپ
کو ان کی طرف سے پوری احتیاط برتنی چاہیے۔ اور اپنے آپ کو ان سے بچانا لازم ہے۔ آپ
ان کے قول و قرار پر اعتماد نہ کریں۔

دوسری بات یہ ہے۔ کہ لوگوں نے عام طور پر یزید سے بیعت کر لی ہے۔ اور
کوفہ والے بھی دولت و زر کے لالچ سے اس کی طرف جھکے ہوئے ہیں۔ آپ کا ساتھ
چھوڑ دیں گے۔ یا آپ کو شہید کر دیں گے۔ اس لیے آپ امن و امان سے خدا کے گھر میں
بیٹھے رہیں۔

(ذبح عظیم مصنفہ اولاد حیدر رشیعی ص ۱۶۳-۱۶۴
کتب خانہ اثنا عشری لاہور)

جلاء العیون:-

پس ابن عمر نے کہا۔ یا حضرت آپ موضع جسد اطہر اپنا جسے رسول خدا
چومتے تھے۔ مجھے دکھا دیجیے۔ پس حضرت نے موضع ناف مبارک

دکھایا۔ اور اس نے تین مرتبہ بوسا اس موضع اطہر کا لیا۔ اور با گریہ وزاری کہا۔ میں آپ کو خدا کے سپرد کرتا ہوں۔

(جلاء العیون اردو جلد دوم صفحہ نمبر ۲۰۸
فصل چودھویں)

حاصل کلام:۔

امام حسین رضی اللہ عنہ کے خیر خواہوں، عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن عمر، محمد بن حنفیہ اور ابن زبیر نے آپ کو کوفہ جانے سے بہت روکا۔ اور اہل کوفہ کی ہر غداری اور دھوکہ بازی یاد دلائی۔ آپ کے باپ کو قتل کرنا اور آپ کے بھائی سے دھوکہ کرنا بھی یاد دلایا۔ اور قسمیہ عرض کی۔ آپ ادھر کا ارادہ ملتوی فرما دیں۔ اور مدینہ منورہ میں قیام پذیر رہیں۔ ورنہ چل کر مکہ معظمہ تشریف رکھیں۔ یہیں آپ کی بہتری ہے۔ لیکن ان تمام حضرات کو امام حسین رضی اللہ عنہ نے یہی کہا۔ کہ میرے مخلص شیعوں اور کوفہ کے رئیسوں نے مجھے بلایا ہے۔ لہٰذا میں ضرور جاؤں گا۔

عبداللہ بن عمر کو جب یقین ہو گیا۔ کہ امام اب رک سکتے نہیں ہیں۔ تو انہیں اپنی ناف مبارک دکھانے کو کہا۔ تاکہ آخری وقت اس مقدس مقام کو چوم سکیں۔ جسے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بوسہ دیا تھا۔ اسے تین مرتبہ چوما۔ اور پھر عرض کی۔ اچھا۔ خدا حافظ۔ اور یہ کہہ کر حضرت عبداللہ بن عمر رو دیئے۔ یہ بھی معلوم ہوا اصحاب کرام امام حسین کے حق میں مخلص تھے۔